## 118557 ـ دخول سے قبل اور خلوت كے بعد طلاق دينا رجعى ہے يا بائن ؟

### سوال

ميں نے ايك لڑكى سے عقد نكاح كيا ہے كئى بار ميں نے اس سے لمبى مدت تك خلوت بھى كى، اور ہمارے درميان تقريبا بغير دخول كے معاشرت بھى ہوئى، پھر ميں نے اسے طلاق دے دى كيا مجھے اس سے نئے مہر كے ساتھ نيا عقد نكاح كيے بغير رجوع كا حق حاصل ہے يا نہيں ؟

### پسنديده جواب

الحمد لله.

اگر طلاق دخول اور خلوت سے قبل ہوئى ہو تو يہ طلاق بائن ہو گى اس ميں كوئى رجوع نہيں ہو سكتا، صرف اسى صورت ميں خاوند كو واپس مل سكتى ہے جب وہ نيا نكاح اور نيا مہر ہو، اور پھر اس ميں نكاح كى سب شروط پائى جائيں مثلا بيوى كى رضامندى اور ولى كى موجودگى اور دو گواہ كا ہونا.

ليكن اگر طلاق خلوت كے بعد اور دخول سے قبل ہوئى ہو تو اس مسئلہ ميں فقہاء كرام كا اختلاف پايا جاتا ہے، چنانچہ جمہور كہتے ہيں كہ يہ پہلے كى طرح طلاق بائن ہے.

اور حنابلہ كہتے ہيں كہ يہ طلاق رجعى ہوگى اس ليے خاوند كو حق حاصل ہے كہ وہ عدت كے اندر اندر بيوى سے رجوع كر سكتا ہے.

الموسوعة الفقهية ميں رجوع كرنے كى شروط كے متعلق درج ہے:

" دوسرى شرط:

طلاق شدہ بيوى سے رجوع دخول كے بعد ہو، اگر دخول كرنے سے قبل بيوى كو طلاق دے دى اور اس سے رجوع كرنا چاہا تو بالاتفاق اسے رجوع كرنے كا حق حاصل نہيں ہے.

كيونكہ اللہ سبحانہ و تعالى كا فرمان ہے:

اے ايمان والو جب تم مومن عورتوں سے نكاح كروا ور پھر انہيں چھونے سے قبل طلاق دے دو تو تمہارے ليے ان پر كوئى عدت نہيں جسے تم شمار كرو، چنانچہ تم انہيں فائدہ دو اور انہيں اچھے طريقہ سے چھوڑ دو .

ليكن حنابلہ نے رجوع کے اعتبار سے صحيح خلوت کو دخول کے حکم ميں شامل کيا ہے؛ کہ اس سے رجوع کرنا صحيح ہے؛ کيونکہ خلوت پر دخول جيسے احکام مرتب ہوتے ہيں، ليکن احناف اور مالکي اور شافعی حضرات کے مسلك کے مطابق صحيح رجوع کے ليے دخول کا ہونا ضروری ہے، صرف خلوت ہی کافی نہيں " انتہی

ديکھيں: الموسوعة الفقهية ( 22 / 107 ).

الشرح الممتع ميں رجوع کی شروط بيان کرتے ہوئے شيخ ابن عثيمين رحمہ اللہ کہتے ہيں:

" عورت مدخولہ ہو، اور جب يہ کہا جائے کہ وہ مدخولہ ہو يعنی خاوند نے اس سے جماع کيا ہو؛ کيونکہ اللہ سبحانہ و تعالى کا فرمان ہے:

اے ايمان والو جب تم مومن عورتوں سے نکاح کرو پھر انہيں چھونے سے قبل طلاق دے دو تو تمہارے ليے ان پر کوئی عدت نہيں جسے تم شمار کرو الاحزاب ( 49 ).

اور جب اس کی عدت نہ ہو تو پھر رجوع بھی نہيں ہو سکتا؛ کيونکہ جب اسے نے اسے طلاق دی تو غير مدخولہ تھی تو اس طرح وہ مطلقہ بائن ہو گی، اور اس کی کوئی عدت نہيں.

يا پھر اس عورت سے خلوت کی گئی ہو اور خلوت کرنے والا خاوند ہو، يعنی اس نے بيوی سے دخول کيا ہو يا پھر خلوت کی ہو؛ کيونکہ صحابہ رضی اللہ عنہم کا فيصلہ يہی ہے کہ خلوت دخول کی طرح ہی ہے.

اس ليے اگر خلوت اور دخول سے قبل طلاق ہو تو اس ميں رجوع نہيں ہو سکتا، کيونکہ اس کی عدت نہيں ہے، اس ليے طلاق کا کلمہ کہتے ہی وہ بائن ہو جائيگی اور اس سے جدا ہو جائيگی " انتہی

ديکھيں: الشرح الممتع ( 13 / 182 ).

بلاشك و شبہ احتياط اسی ميں ہے کہ جمہور کے قول کو ليا جائے اور نيا نکاح کيا جائے، اور آپ کو چاہيے کہ آپ دونوں تھوڑا سا مہر مقرر کر ليں.

مزيد فائدہ کے ليے آپ سوال نمبر ( 97229 ) کے جواب کا مطالعہ کريں.

واللہ اعلم .